OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

اسلامی خاندانی نظام: محبت، تعاون اور عدل کا پیغام

Islamic Family System: A Message of Love, Cooperation, and Justice

Muhammad Umar Islam
Lecturer, University of Azad Jammu and Kashmir.
Email: umerislam313ajk@gmail.com

Dr. Ruqayya Nazir
Lecturer, University of Azad Jammu and Kashmir.
Email: Ruqyyah786@gmail.com

Received on: 07-01-2025 Accepted on: 12-02-2025

Abstract

The Islamic family system is a comprehensive system based on love, cooperation, and justice. The Quran and Sunnah teach us to create a family in which each individual is given their due and all are bound together by mutual respect, love, and compassion. Islam has considered the relationship between husband and wife to be not just a physical or social contract but a sacred covenant. Love (mawada), mercy (rahmatullahi alaihi wa sallam) and tranquility (sakina) are the basic elements of this relationship. The Quran states: “And He created for you mates from among yourselves that you may find tranquility in them, and He has put between you love and mercy." (Surah Ar-Rum: 21) In the Islamic family system, rights and duties have been determined between parents, children, wife, husband and other relatives so that no one is subjected to injustice. The husband is presented as the Qawam (caretaker) and the woman as the caretaker of the house, but the relationship between the two is based on mutual advice, respect and justice. Elements such as the upbringing of children, respect for elders, kindness to relatives, and the rights of neighbors shape this system into a coherent and balanced social structure. The Islamic family system is not only a means of spiritual and social development of the individual but also a means of establishing peace, tranquility, and justice in the entire society.

Keywords: Islamic Family System, Message of Love, Cooperation, Justice

ازدواجی زندگی کا آغاز وارتقاء:

معاشرتی زندگی کے قیام کے لیے مرد وزن کے درمیان رشتہ ازدواج کا قائم ہونا ضروری ہے کیونکہ جہاں ایک طرف زوجیت کا عمل باہمی آرام وسکون کا موجب ہے تو دوسری طرف نسل انسانی کی بقاء کے فطری تقاضوں کے ذریعہ خاندان، قبیلے اور قوموں کی بنیادی رکھی جاتی ہے جو معاشرتی بقاء کو دوام بخشتا ہے وراثت اولاد کو نسب کا قانونی حق اور معاشرتی شناخت عطاء کرتا ہے۔

اللہ رب العزت نے عورت کو کائنات میں نسل انسانی کی افزائش، جبکہ مرد کو عورت کے فطری تقاضوں کے تحفظات کے لیے اس کا معاشرت نگہبان اور منتظم بنایا۔ان دونوں میں محبت ومؤدب کا ایسا جنسی تعلق پیدا کیا، جس سے نظام کائنات جاری وساری ہو گیا۔ جانوروں

کے بر عکس انسانوں کے اس تعلق کو معاشرتی اور قانونی تحفظات کے ذریعے اور جنسی جذبوں کے ساتھ باہمی محبت وانسیت میں ایسا قرب و وصل عطاء کیا کہ وہ ایک دوسرے کالازمی حصہ بن گئے۔

محبت اور وصل کی باہمی خواہش کے باوصف قدرت نے عورت و مرد کو مقاصد زوجیت (یعنی تخلیق انسانی) کا ذریعہ اور امین بنایا دیا گیا۔ لہذا جائزہ لیا جائے کہ عورت اور مرد کی زندگی (یعنی زوجیت) کیا ہے۔ اور اس کے جنسی، معاشرتی اور قانونی تقاضے کیا ہیں؟ نیز اس کے خاندانوں اور قوموں پر اثرات کیا ہیں۔ تا کہ زوجیت اور اس کے مقاصد کا درست تعین کیا جاسکے۔ اور معاشرتی زندگی میں اصلاح ہو سکے۔

لفظ ازدواج کا لغوی معنی اور مفہوم:

زوجیت عرف عام میں عورت و مرد کے درمیان ایسا رشتہ ہے جس میں وہ قرآن و سنت کے حکم کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے اپنا خاندان اور کنبہ ترتیب دیتے ہیں۔ یہ تعلق محض جانوروں کی طرح جنسی ضروریات یا نسل کشی تک محدود نہیں ہوتا بلکہ انسانوں میں اس کا دائرہ کار معاشی۔ معاشرتی۔ قانونی۔ نفسیاتی۔ جسمانی۔ اور جنسی معاملات تک پھیلا ہوا ہے۔

لغوی معنی:

زوج عربی زبان کا لفظ ہے۔ زوجیت کا لفظ "زوج" سے ہے جس کے معنی جفت، جوڑا، خاوند، جورو کو ظاہر کرتا ہے۔ زوجیت کا معنی "نکاح، عقد، بیاہ" کے آتے ہیں (1) "الزوج" عربی زبان کا لفظ ہے ازواج کے معنی شادی کرنا، نکاح کرنا کے ہیں، ازواج، زوج کی جمع ہے یعنی جوڑیاں (شوہر اور بیوی) (2)

علمی اردو لغت کے مطابق زوج کے معنی ہیں جوڑا "خاوند، بیوی جفت وہ جو دو پر تقسیم ہوتا ہو زوجین میاں بیوی دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (3)

لفظ زوج انسانوں میں مرد اور عورت دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے قرآن میں جہاں جہاں مرد و عورت کے لیے احکامات بیان فرمائے ہیں وہاں اس لفظ زوج کو استعمال کیا ہے جیسا کہ آدم اور حوا کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا،

(وقلنا یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة و کلا منها رغدا حیث شئتما و لا تقربا هذا الشجرة فتکونا من الظالمین) (4)

ترجمہ "اور ہم نے کہا آدم تم اور تماری بیوی جنت میں رہو اور اس میں سے جہاں سے چاہو جی بھر کے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں شمار ہوں گئے۔ یہاں لفظ زوجک تیری بیوی استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح بعض جگھوں پر "زوج" کا ہی لفظ عورت کے اور مرد کے لیے استعمال ہوا ہے۔ (القرآن)

اسی طرح بعض جگھوں پر ن "زوج" کا لفظ عورت اور مرد کے لیے استعمال ہوا ہے

القرآن۔ **فجعل منه الزوجین الذکر والانثیٰ**،، ترجمہ پھر اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں بنائی (5)۔ "زوج کی جمع ازواج ہے جیسا کہ **هم و ازواجهم** (6)،، اور ہم نے ان کے جوڑے بنائے، اسی طرح زوج سے قسم بھی مراد ہے۔ "**خلقنا زوجین لعلکم تذکرون** (7)،،

اور تمام چیزیں ہم نے دو اقسام زوجین میں پیدا کی۔

المنجد کے مطابق الزوج کے معنی،، خاوند،، بیوی،، ساتھی، جوڑا،، کے ہیں اسی طرح الزوج،، شادی بیاہ کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔(8)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا،، **الخلق کلھم عیال اللہ فاحبھم الی اللہ الفعھم لعیالہ** ،، (9) تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ شخص وہ ہے جو اس کنبے کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔ عصر حاضر میں یہ لفظ اکثر اہل وعیال اور بیوی بچوں کے معنی میں مستعمل ہے۔

ازدواجی زندگی کا اصطلاحی معنی ومفہوم:

اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کے تحفظ وبقاء کے لیے مرد وعورت کے نام سے توالد وتناسل کا سلسلہ جاری فرمایا۔ ایک صنف میں دوسری صنف کی طلب اور کشش کے فطری جذبات ودیعت کیے تاکہ عورت اور مرد رفیق حیات بن کر زندگی کے نشیب وفراز میں ایک دوسرے کا ساتھ دے سکیں۔ نیو انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق "افراد کا ایک گروہ جو شادی، خون کے تعلق یا اداراتی تنیظم سے وجود میں آتا ہے۔ جن میں ہر ایک اپنے سماجی مرتبے کے اعتبار سے دوسرے سے مربوط ہوتا ہے یہ سماجی مرتبہ شوہر، بیوی، ماں، باپ، بیٹے، اور بیٹی، بھائی اور بہن کا ہوتا ہے،،(10)

Encyclopedia of Religion and Religions کا مقالہ نگار Marriage کی تعریف میں اس طرح لکھتا ہے،،

(9)The form of sex, relation that receives the approval of Society,

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **ومن کل شیءٍ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون**،، اور ہم نے ہر چیز کا جوڑا جوڑا بنایا ہے تاکہ تم سمجھو،، اللہ تعالیٰ نے جو جوڑا یعنی زوجیت کا ذکر فرمایا ہے یہ زوجیت کیا ہے ؟ زوجیت اصل میں ایک شے میں فعل ہو اور دوسری شے میں قبول وانفعال ہو، ایک شے میں تاثیر ہو اور دوسری شے تاثر ہو، ایک شے میں عاقدیت ہو اور دوسری شے میں منعقدیت ہو، عقد واانعقاد، فعل وانفعال ہو۔ تاثیر وتاثر ، فاعلیت ومفعولیت کا تعلق دو چیزوں کے درمیان زوجیت کا تعلق ہے۔ اسی تعلق سے دنیا میں تمام ترکیبات واقع ہوتی ہیں جس سے عالم خلق کا سارا کارخانہ چلتا ہے۔ کائنات میں جتنی چیزیں ہیں وہ سب اپنے اپنے طبقہ میں زوج، زوج اور جوڑا جوڑا پیدا ہوئی ہیں۔(11)

نیو انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق،

The family is the social unit based on marriage which makes of the family a purely cultural phenomenon, (12)

ازدواجی نظام کا آغاز وارتقاء:

ازدواجی زندگی کا آغاز اسی وقت ہو گیا تھا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی تنہائی دور کرنے کے لیے صنف نازک کو وجود بخشا گیا۔ حضرت آدم اور اماں حوا علیہ السلام کی پیدائش سے زوج مکمل ہوا اور ان سے اس کائنات میں انسانی رشتوں کا آغاز ہوا کائنات کا یہ پہلا جوڑا میاں بیوی، اور بچوں اور والدین جیسے رشتوں کی بنیاد بنا۔ تمام آسمانی مذاہب اس حقیقت پر متفق ہیں کہ اس کائنات کا پہلا جوڑا حضرت آدام علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام پر مشتمل ہے۔ تخلیق کے لحاظ سے حضرت آدم علیہ السلام کو سبقت حاصل ہے قدرت نے ان کی تنہائی کو ختم کرنے

کے لیے ان کو بہترین ساتھی سے نوازا اور یہ حضرت حوا علیہ السلام تھیں اور پھر نسل انسانی کی بقاء اور تسلسل کے لیے نکاح مشروح کیا امریکی نو مسلم خاتون ام عبدالرحمٰن لکھتی ہیں،،اس کائنات کے مختلف اجزا و عناصر میں تزویج اور توالد و تناسل کا عمل ایک فطری اور حیاتیاتی اسلوب روز ازل سے جاری و ساری ہے اسی سلسلے میں پرندوں، مویشیوں اور مختلف جانوروں کے باہمی تعلقات کے علاوہ مختلف نباتات اور فصلوں میں بھی تزویج کا حیاتیاتی عمل دیکھائی دیتا ہے۔بعینہ انسانوں میں بھی توالد و تناسل کے لیے تزویج کے فطری جذبات موجود ہیں اور ان کے اظہار کے مختلف طریقے مختلف زبانوں میں رائج ہیں۔

اس حقیقت پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب و ادیان میں نکاح اور زوجیت کے عمل کو حیاتیاتی، اخلاقی، طبعی، جنسی، معاشرتی، مذہبی نفسیاتی، جبلی اور تمدنی سطح پر تقسیم کیا گیا ہے۔ مگر اس کے مظاہر اور رسوم مختلف رہے ہیں۔ ہمیں زمانہ وحشت و جاہلیت کے ان اقوام کے ہاں بھی جو کسی مخصوص مذہب پر یقین نہیں رکھتیں تھیں ان میں بھی رشتہ زوجیت کو اختیار کرنے کے آداب و رسوم کا ذکر ملتا ہے۔(13)

آدم علیہ السلام کی آمد ہی سے حیات انسانی میں زندگی معاشرتی انداز سے اجاگر ہوئی کیونکہ انسان اس کائنات میں چرند، پرند، نباتات اور حیوانات کے علوم حاصل کر کے خلیفۃ الارض کے منصب پر فائز ہوا اس کو حکمرانی کے انداز سیکھائے گئے۔ حوا وہ عورت تھی جسے جفت کی ابتدائی زندگی میں آدم کی زوجیت کا فخر حاصل ہوا۔(14)

شاہ ولی اللہ محدثؒ نے زوجیت کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے فرمایا، تمام تہذیبوں میں مرد و زن کے تعلق کو شادی کا اولین ستون سمجھا جاتا ہے۔اس کے ذریعے بہت سے فائدے حاصل کیے جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسا تعلق ہے جسکی کہیں وجوہات سے ضرورت و اہمیت ہے۔اور سب کا اس پر اتفاق ہے کہ حقیقی ترقی اور فلاح مرد و زن کے باہمی تعلق پر منحصر ہے۔اس لیے زمانہ قدیم سے عقل مندوں نے مناسب خیال کیا کہ اس کا نام شادی رکھا۔اور اظہار مسرت کی ایک تقریب بنایا تمام قوانین ہائے خاندان میں اس تعلق کی مضبوطی اور تسلسل پر زور دیا گیا۔ان میں کوشش کی گئی کہ اس تعلق کو استوار کیا جائے۔ تاکہ حقیقی مقاصد حاصل کیے جائیں اور کوئی ایاس رخنہ نہ ہو جسکی بدولت اس تعلق میں تلخی یا کشمکش پیدا ہو یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک شوہر اور بیوی میں محبت نہ ہو۔ چنانچہ اس قسم کے قریبی تعلق کو استحکام بخشنے کے لیے ضروری قرار پایا کہ ان کا رشتہ دوامی اور پایہ دار ہو۔(15)

ازدواجی زندگی کے ساتھ ہی عائلی نظام کا آغاز ہو جاتا ہے۔ مولانا مودودی اس تعلق کے بارے میں راقم طراز ہیں کہ،،عائلی نظام عورت اور مرد کے اس مستقل اور پائیدار تعلق سے بنتا ہے جس کا نام نکاح ہے۔اس تعلق کی بدولت افراد کی زندگی میں سکون، استقلال اور ثبات پیدا ہوتا ہے۔ یہی چیز ان کی انفرادیت کو اجتماعیت میں تبدیل کرتی ہے۔اور انتشار کے میلانات کو دبا کر انہیں تمدن کا خادم بناتی ہے اس نظام کے دائرے میں محبت اور امن و ایثار کی وہ پاکیزہ فضاء قائم ہوتی ہے جس میں نہی نسل صحیح اخلاق، صحیح تربیت اور صحیح قسم کی تعمیر سیرت کے ساتھ پروان چڑھ سکتی ہے۔(16)

مولانا صدر الدین اصلاحی لکھتے ہیں،،انسانی تمدن کی بنیاد ایک مرد اور ایک عورت کی باہمی رفاقت سے وجود میں آتی ہے۔انہی دو انسانوں سے مل کر بننے والا چھوٹا سا کنبہ انسانی تمدنی زندگی کی پہلی کڑی ہے۔(17)

ازدواجی زندگی ایک دینی ضرورت:

نکاح ایک انفرادی تمدنی ضرورت ہے جیسے تمام معاشروں نے قبول کیا لیکن قرآن و سنت نے اخلاقی و دینی ضرورت بھی قرار دیا اور اس کے قیام پر شدت سے عمل کروایا ہے۔قرآن نے تو اسے سنت انبیاء قرار دیا ہے۔سورہ رعد میں فرمایا گیا،، **ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک و جعلنا لھم ازواجاً و ذریۃ**، ترجمہ اور ہم نے یقیناً آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ہیں اور ہم نے ان کو بیویاں اور بچے بھی دیے ہیں۔(18) بخاری کی کتاب النکاح میں عبد اللہ بن جبیر کا یہ بیان موجود ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے شادی کی ہے ؟ میں نے عرض کیا نہیں۔فرمایا،، **تزوج فان خیر ھندہ الامۃ کان اکثر ھم نساءً یعنی النبی ﷺ**(19)

نکاح کرلو کیونکہ اس امت کی بہترین شخصیت کے ہاں سب سے زیادہ عورتیں تھیں۔

قرآن پاک میں نکاح کا حکم بڑے معنی خیز انداز میں دیا گیا ہے۔،، **و انکحو الایامی منکم و لصلحین من عباد کم و امآء کم ان یکونوا فقرآء یغنھم اللہ من فضلہ واللہ و اسع علیم** (20): ترجمہ تم میں سے جن مردوں اور عورتوں کا نکاح نہیں ہوا ان کا بھی نکاح کراؤ اور تمارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں ان کا بھی اگر وہ تنگ دست ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو بے نیاز کر دے گا۔اور اللہ بہت وسعت والا ہے۔ابو بکر حصاص نے اس آیت کے ضمن میں لکھا ہے کہ اس آیت کا حکم عام ہے حتیٰ کہ اس نے غلاموں اور باندیوں کو بھی شامل کر دیا۔(21)

حضرت انس سے روایت ہے کہ قال رسول اللہ ﷺ اذاتزوج العبد فقدالستکمل نصف الدین۔(22)۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے ،، **یامعشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر و احصن للفرج و من لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء**؛ 23 ترجمہ جوانوں ! تم میں سے جو نکاح کی قوت رکھے اس کو چاہیے کہ وہ نکاح کرئے۔اس لیے کہ یہ نگاہوں اور شرم گاہوں کو محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔اور جو شخص اس کی استطاعت نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے کہ وہ قاطع شہوت ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ نکاح کی وجہ سے تمام فاسد اخلاق جو کثرت اختلاط سے اور فراوانی طبعیت سے پیدا ہوتے ہیں تبدیل ہو جاتے ہیں (24)۔

نکاح کی حالتیں:

فقہا نے استنباط کیا ہے کہ نکاح کی کہیں حالتیں ہیں مثلا فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ وغیرہ۔

اگر برائی کے ارتکاب کا یقین ہو جائے تو شادی کرنا، یعنی نکاح کرنا فرض ہے، ورنہ واجب بشر طیکہ وہ نان نفقہ پر قادر ہو اور اگر نان نفقہ پر قادر ہے لیکن برائی کا امکان نہیں تو سنت ہے۔نان و نفقہ کی قدرت نہیں مگر ارتکاب جرم کا خوف ہے تو نکاح مباح ہے اگر نان نفقہ کی اہلیت نہیں

رکھتا تو مکروہ ہے۔ لیکن اگر طبعی نااہلیت ہو تو پھر اس کے لیے وہ حرام ہے

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، **الدنیا کلها متاع و خیر متاع الدنیا المراة لصالحه**،، (25) ساری دنیا متاع ہے اور دنیا کی نیک متاع نیک عورت ہیں۔ ایسی طرح حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا،، **ماترکت بعدی فتنة آخر علی الرجال من نساء**،، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ کوئی ضروری سامان نہیں اور نہ ہی کوئی فتنہ نہیں چھوڑے جارہا ہوں۔

ازدواجی رشتے میں بندھنے کی ترغیب دے کر غیر فطری راہوں کو بند کر دیا ہے۔ اس سے زناعیاشی اور رہبانیت وغیرہ جیسے سب بند کر کے تعلق کے صحیح مواقع مہیا کئے ہیں۔ ابوہریر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے چار باتوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب کی وجہ سے، اس کے حسن کی وجہ سے، اور اس کے دین کی وجہ سے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نکاح کرو تو دین داری کی وجہ سے کرو۔

نکاح میں دینی مقاصد کو مقدم رکھنا اولی ہے:

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا خطب احد کم من ترضون دینه و خلقه فزوجه الاّ تفعلوه تکن فتنة فی الارض و فساد عریض (26)،

، جب تمہیں ایسا آدمی پیغام نکاح بھیجے جس کے دین و خلق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر لو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمیں پر فتنہ برپا ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس تعلق کے لیے چار اسباب ہو سکتے ہیں، لیکن جس کو انسان کے دین واخلاق اور اس کی آخرت کے لیے بہترین قرار دیا جا سکتا ہے وہ دینداری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کے آدمی کو دینداری کو پیش نظر رکھ کر اقدام کرئے تو اللہ تعالی دوسری صورتوں کی تلافی کرے گا۔

سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (**ان یکونو افقرآء یغنهم اللہ من فضله** (27)

اگر وہ لوگ مفلس ہوں گئے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا چونکہ رزق کی ذمہ داری اللہ کی ہے اس پر بھروسہ رکھنا چاہئے اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تم خدا پر توکل رکھو تو وہ خدا تم کو مفلس نہیں کرے گا۔

حافظ ابن کثیر نے اس آیت کے ضمن میں عبداللہ بن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نکاح کی رغبت دلانے کے ساتھ ہی غذا کا بھی وعدہ کرتا ہے ابو بکر سے بھی ایسا ہی قول منسوب ہے حافظ ابن کثیر نے اس آیت کے ضمن میں عبداللہ بن مسعود کا یہ قول بھی نقل کیا ہے،، **التمسوا الغنی فی لنکاح**،، نکاح میں تونگری تلاش کرو۔ (28)

ازدواجی زندگی کی روحانی ضرورت:

انسان جسم اور روح دونوں کا مرکب ہے جسمانی ضرورتوں کی تکمیل ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ اس کی روحانی تسکین لازم ہے اگر انسانی

روح آسودہ ہو تو رفتہ رفتہ بدن شکستگی اور بے دلی محسوس کرتا ہے اور کارگاہ حیات سے بیزار ہوتا چلا جاتا ہے انسان کی اسی فطری ضرورت کے لیے اس کو جوڑوں میں پیدا کیا گیا۔ازدواجی زندگی کا اہتمام کیا گیا اور اس زندگی کو روح کے سفر میں معاون قرار دیا گیا اگر انسان نے کبھی افراط و تفریط کا پہلو اختیار کیا اور اس سے کنارہ کشی اختیار کی تو حالات نے ثابت کر دیا کہ وہ غلطی پر تھا۔ میاں بیوی کا تعلق انسانی زندگی کے اعلیٰ ترین مقاصد کے حصول میں مددگار و معاون بنتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ سب رشتوں سے پہلے اس رشتے کی بنیاد رکھی گئی۔(29)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تنہائی اور وحشت کو دور کرنے کے لیے عورت کو پیدا کیا جو اس کی رفیق حیات بن کر اس کے نشیب و فراز میں ہر قدم پر اس کا ساتھ دے سکے اور اس کی مونس اور غمخوار بن کر زندگی کی گاڑی کھینچ سکے۔

عورت گھر کی ملکہ ہوتے ہوئے بھی مرد کو ہمشہ تمدنی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے نیا جذبہ اور ولولہ عطا کرتی رہتی ہے۔اور مرد کے جذبہ تقدم و ترقی کو کسی طرح بھی سرد نہیں ہونے دیتی اس لحاظ سے ساری سرگرمیوں کا مرکز و محور عورت ہے۔اور اسی کے دم سے تہذیب و تمدن کا آغاز و ارتقاء ہو رہا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے جوڑے اسی لیے بنائے تاکہ وہ ایک دوسرے سے ہمدردی و غمخواری، انس و محبت اور مہر و وفا کے برتاؤ کرتے ہوئے ایک کامیاب زندگی بسر کر سکیں تاکہ آخرت میں ان کی نجات ہو سکے۔(30)

ازمنہ قدیم کی تاریخی گوائیاں موجود ہیں کہ جب بھی انسان نے اس فطری تعلق کے بغیر روحانی کمال تک پہنچنا چاہا اس نے منہ کی کھائی یہ تاریخی حقیقت ہے۔ کہ عیسائیوں میں عورت سے ترک تعلق کو روحانی کمال کے لیے ضروری سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس غیر فطری روش کا انجام یہ ہوا عیسائیت غلط راستے پر چل پڑی جن کے نتیجے میں غیر انسانی طریقے اختیار کیے گئے کلیسا عیسائیوں کا مرکز بن گئے۔اور عام زندگی میں ایک کشمکش پیدا ہو گئی یہ عیسائی تعلیمات کا اثر تھا کہ مغرب میں جتنی رغبت نکاح کی طرف ہوتی ہے اس سے زیادہ علانیہ یا خفیہ جنسی تعلقات کی طرف ہوتی ہے۔ ڈریپر نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ علانیہ تجرد خفیہ عیاشی کا مترادف ہے۔ یہی وجہ تھی کہ تمام انگلستان چیخ اٹھا کہ ملک میں ایک لاکھ عورتیں ایسی ہیں جنہیں پادری خراب کر چکے ہیں۔اور اسی بنا پر عوام اور حکومت انگلستان نے ان خانقاہوں کو بند کرنے کا قصد کر لیا ہے جو رہبانیت کا مرکز تھیں۔(31)

عصر حاضر میں جن ممالک نے ان غیر فطری روحانی سکون کے اسباب کے بارے میں غیر متوازن رویہ اپنایا تو عداد و شمار نے ثابت کر دیا کہ روحانی سکون میاں بیوی اور بچوں کی پر سکون رفاقت میں پوشیدہ ہے یہ ساتھ اور تعلق انسان کو روحانی خلاؤں میں گم ہونے سے بچا لیتا ہے روحانی تشنگی کی بنا پر ناآسودہ انسان کو دیکھ کر ایکس پکار اٹھتا ہے۔

ہمیں اس انسان کی تخلیق نو کرنا ہو گی جس کو جدید زندگی اور مصنوعی مقابلوں نے نکما بنا دیا دونوں صنفوں کی تجدید بھی از سر نو ہو۔ ہر فرد مذکر ہو یا مونث کی صنف میں بھی دوسری صنف کی عقلی صفات جنسی میلانات اور شوق ظاہر نہ ہونے چاہیں بجائے اجتماعی شکل میں مشین کی طرح پیداوار کرنے کے انسان کو اپنی واحدانیت کا اثبات کرنا چاہیے شخصیت سازی کے کام کے لیے ہمیں موجود اسکول کارخانے اور دفاتر ختم کرنے ہونگے بلکہ ہم کو چاہیے کہ ہم اس تکنیکی تہذیب کے اصولوں کو اٹھا کر پھینک دیں۔(32)

مغرب میں انسان کی بیقراری اور بے منزل سفر کو دیکھ کر محمد اسلم رقم طراز ہیں۔ جدید مغرب کے ہر پہلو پر مادی منفعت اور توسیع پسندی کا پہلو غائب ہے۔ اہل مغرب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ زندگی کہ خزانے دریافت کیے جاہیں اور انہیں کام میں لایا جائے۔ مگر وہ زندگی میں کسی اخلاقی قدر کے اضافے کے لیے تیار نہیں۔ زندگی کے معنی اور اس کا مقصد ایک مغربی کی نظر میں عرصہ دراز سے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ CLIFFFORD (33)، ٹائمز کا مقالہ نگار LONGLY، مشرقی دنیا کے سکون اور اطمینان کا باعث ازدواجی زندگی کو قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

If, so the Islamic Nations may be in a strong position in the world today not just because of Arab oilwealth, but because they possess a stable system of domestic relationships such as the west is trying to do without. (34)

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ازدواجی زندگی اور خوشگوار خاندان روحانی سکون واطمینان کا باعث ہے یہ زندگی کو مقصدیت اور سوچ کو منزل عطا کرتی ہے انسان خواہ مغرب کا رہنے والا ہو یا مشرق کا اسے گھر کو جانے والے سارے راستے اچھے لگتے ہیں جلال الدین عمری اسی حقیقت کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اگر مرد اور عورت کے درمیان سماجی رشتوں میں عدم توازن اور جنسی تعلقات میں بے اعتدالی ہو تو معاشرہ زوال اور انحطاط کی طرف بڑھنے لگتا ہے کیونکہ سماجی رشتوں میں توازن نہ ہونے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اجتماعی زندگی کے بعض گوشے خالی اور ویران ہونے لگتے ہیں۔ بعض گوشوں پر ضرورت سے زیادہ قوت صرف ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں ہی باتیں معاشرے کے لیے تباہ کن ہوتی ہیں اسی طرح جنسی تعلق میں بھی بے اعتدالی سے سوسائٹی یا تو بے راہ روی کا شکار ہو جاتی ہے یا تجرد کی طرف مائل ہو گی اب تک کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ جن قوموں میں جنسی آوارگی عام ہوئی وہ زیادہ دیر تک زندہ نہ رہ سکی اور تجرد پسندی نے تو کسی تہذیب کو وجود میں ہی نہیں آنے دیا۔ موجودہ تہذیب عورت اور مرد کے درمیان سماجی روابط قائم کرنے میں بھی ناکام ہے اور جنسی مسائل حل کرنے میں بھی، اس نے مرد اور عورت کا سماجی رشتہ متعین کرنے میں غلطی یہ کی کہ عورت کو اس کے حقیقی مقام سے ہٹا کر مرد کی صف میں کھڑا کر دیا۔

چنانچہ وہ مرد کے دائرہ میں تو، تگ ودو کرتی ہوئی نظر آتی ہے، لیکن اس میدان سے غائب ہے جس کے لیے فطرت نے اس کی تخلیق کی تھی جنسی جذبات کو موجودہ تہذیب نے اس قدر ابھارا ہے۔ کہ انسان کے دل ودماغ پر اس کا مکمل قبضہ ہو گیا اس کا نتیجہ یہ ہے ٹھوس کاموں سے توجہ ہٹتی جارہی ہے۔ اور لذت پسندی کا روجحان فروغ پا رہا ہے۔ (35)

ازدواجی زندگی کی نفسیاتی ضرورت:

ہر انسان فطری طور پر اپنی طبعیت اور مزاج کے مطابق ساتھی کی ضرورت محسوس کرتا ہے تاکہ اس کے ساتھ مل کر وہ زندگی کی عمارت تعمیر کر سکے۔ اور بامقصد سمجھوتے کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ مرد کو ایسی مخلص بیوی کی تلاش ہوتی ہے جو اس کی قدر و قیمت کو جانے اس کی محنت و کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھے۔ اسے مستعدی پر آمادہ کرتی رہے ہر کام میں اس کی مددگار ثابت ہو۔ اور عورت ایسے مرد کی تلاش میں ہوتی ہے جو اس کی باتوں پر یقین کرے ااس کا بھرپور خیال رکھے اس کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے کچھ اختیارات اس دے تاکہ عورت زندگی

اور اس کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بارے میں مطمئن اور پر اعتماد ہو۔ محبت انسانی صفات میں سے سب سے بڑی چیز ہے۔ انسان اپنی اس جبلیت کو بہت خوبصورت بنالیتا ہے اس کی دیکھ بھال کرتا ہے انسان کے خمیر میں جو چیز سب سے زیادہ ناگزیر ہے وہ پیار و محبت ہے اس کے بغیر روحانی نشو نما ناممکن ہے اس لیے انسان کبھی بھی بے مہر نہیں رہ سکتا،([36])

حمود عبد العاطی جدید تحقیقات کے حوالے سے مرد و عورت کے تعلق کی نفسیاتی ضرورت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

Never the Less, modern clinical research and evidence clearly indicate that excessive sexual deprivation produces personality maladjustments that hinder satisfactory relationship and endanger the mental health and efficiency of society. Sex then is crucial to social Survival and personality development. It is intimately bound up with deep psychological I Ratification: the need for security, feelings of personal worth, feeling of power, and the assurance of being loved and lovable. ([37])

انسان ہر دور میں ان نفسیاتی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر زندگی گزارنے پر مجبور ہے انسان خواہ مرد ہو یا عورت اس کے لیے تنہا زندگی گزارنا بہت مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔ رچرڈ از دواجی زندگی کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں بد قسمتی سے آج کی یہ دنیا ایک جنگل کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ جہاں زندہ رہنے کے تمام امکانات ختم ہو چکے ہیں۔ مایوسیوں نے انسانی حوصلوں کو نگل لیا ہے افسر شاہی، مسابقت کے دباؤ اور سماجی مسائل نے ایک عام آدمی کو کسی کا نہیں رہنے دیا اور حالات ہمارے بس سے باہر ہو چکے ہیں ہمیں اب پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے کہ ہم ان لوگوں کی طرف اپنی توجہ مرکوز کریں۔ جو ہمارے زیر اثر ہیں یعنی ہمارا خاندان اور ہمارے بچے۔([38])

ہر دور میں انسان نے اپنی اس نفسیاتی ضرورت کو پورا کرنے کا اہتمام کیا ہے عائلی نظام کی تفصیلات اور ہیت میں اگرچہ ہر عہد اور علاقے میں اختلاف رہا ہے۔ تاہم اس کی ضرورت اور اہمیت پر سب متفق ہیں اللہ نے جب پہلے آدم اور حوا پہلے مرد اور عورت کو شادی کے اس بندھن میں باندھا تھا تو ایسا کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ اس بندھن کو صرف عارضی ہونا تھا آدم اور حوا کو زندگی بھر اکٹھے رہنا تھا۔

خلاصہ

اسلامی خاندانی نظام ایک ایسا مکمل اور متوازن نظام ہے جو محبت، تعاون اور عدل پر قائم ہے۔ یہ نظام شوہر و بیوی، والدین و اولاد اور دیگر رشتہ داروں کے درمیان باہمی احترام، حقوق کی ادائیگی اور ذمہ داریوں کی تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق محبت تعلقات کو مضبوط کرتی ہے، تعاون زندگی کو آسان بناتا ہے، اور عدل خاندان میں توازن اور انصاف قائم رکھتا ہے۔ یہی اصول ایک خوشحال اور پر امن معاشرے کی بنیاد بنتے ہیں۔

حوالہ جات

1۔ القرآن۔

2-تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفی ادارہ معارف القرآن کراچی

3-رفع الغات، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور

4-جامع فروز الغات اردو، الحاج مولوی فیروز الدین، فرید بکڈپو پرئیوٹ لمیٹڈ

5-علمی اردو لغت، وارث سرہندی، علمی کتب خانہ لاہور

6-المنجد عربی اردو، لویس معلوف، ادارہ الاعشاعت کراچی

7-Encyclopedia of Religion andReligions, Meridian Library Canada. Oxford Univerysity 1995.

8-New Encyclopedia of Britannica, Encyclopedia Britannic LTD London.

9-From Monogamy to polygamy, Umm AbdurRahman Hirschfelder, Darussalam ,2003

10-حیاۃ النساء (جلد دوم) مناکحات، میاں مسعود احمد بھٹہ، آہن ادارہ اشاعت و تحقیق لاہور 2010ء

11-حجۃ اللہ البالغہ، شاہ ولی اللہ، مترجم مولانا عبد الرحیم، الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور 2003ء

12-پردہ، ابو الاعلی، مولانا مودودی، اسلامک پبلیشر، لاہور 2002ء

13-اسلام ایک نظر میں، اصلاحی، صدر الدین، اسلامک پبلیشر لاہور 1974ء

14-تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفی ادارہ معارف القرآن کراچی

15-بخاری، کتاب ا لنکاح ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم مغیرہ دار لکتب بیروت

16-تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفی ادارہ معارف القرآن کراچی

17-ابن کثیر، عماد الدین ابو الفداء تفسیر القرآن العظیم، سھیل اکیڈمی لاہور

18-مرقاۃ المفاتیح علامہ قاری علی بن سلطان محمد القاری شرح اردو کتاب ا لنکاح 628

19-ترمذی۔ امام ابو عیسی محمد بن عیسیٰبن سورہ مکتبہ بیروت الفکر راقم 3301

20-عصری عائلی مسائل اور اسلامی تعلیمات، ڈاکٹر حافظہ شاہدا پروین، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب لاہور

21-اسلام کا قانون طلاق، ندوی محمد شہاب الدین، المکتبہ الاشرفیہ، لاہور 1988ء

22-معرکہ مذہب وسائنس، ظفر علی خان، الفیصل پبلیشر

23-Man, The unknown, Alexis Carrel, Harper & brothers' publishers in New York 1935

24-Islam at the cross road, Muhmmad Asad, Talah Publication Lahore 2003.

25-The time Monday December .23/1972)

26-عورت اسلامی معاشرہ میں، جلال الدین انصر عمری، اسلامک پبلیشر لاہور

The Family structure in Islam, Hammudah Abd Al-Ati, American Trust Publications 1977۔27

28-گھر ہو تو ایسا ہو، رچرڈ آئر لنڈا، مترجم اعجاز احمد رانا، نشریات لاہور 2007ء۔

---

[1] رفع الغات، ص، 404

[2] جامع فروز الغات، ص، 87

[3] علمی اردو لغت، ص، 401

[4] سورہ بقرہ، 35

[5] سورہ القیامہ، 39

[6] الذاریات، 49

[7] سورہ الجن،

[8] المنجد عربی اردو، ص، 446

[9] السیوطی، الجامع الصغیر

[10] New Encyclopedia of Britannica, P 673

[11] Encyclopedia of Religion and Religions .

[12] New Encyclopedia of Britannica, 673.

[13] From Monogamy to polygamy ,p 17

[14] حیاۃ النساء، ص، 4

[15] حجۃ اللہ البالغہ، ص، 178

[16] پردہ، ص، 92،93

[17] اسلام ایک نظر میں، ص، 63

[18] سورہ رعد، 38

[19] بخاری، کتاب ا لنکاح باب کثرۃ النساء 758/2

[20] النور، 32

[21] احکام القرآن اردو ترجمہ 173/6

[22] مشکوۃ المصابیح کتاب ا لنکاح 628

[23] بخاری کتاب ا لنکاح، 131/2

[24] حجۃ اللہ البالغہ الخطبہ ما یتعلق بھا۔ 131/132

[25] شرح السنہ 11/9

[26] ترمذی، ابواب ا لنکاح 128/1

[27] التوبہ 28

[28] ابن کثیر، 286/3

[29] عصری عائلی مسائل اور اسلامی تعلیمات، ص، 14

[30] اسلام کا قانون طلاق، ص 12،13

[31] معرکہ مذہب و سائنس، ص، 262

[32] Man, The unknown, p 68

[33] Islam at the cross, p,30

[34] The time Monday December .23/1974

[35] عورت اور اسلامی معاشرہ، ص 12

[36] عصری عائلی مسائل اور اسلامی تعلیمات، ص،12

[37] The Family structure in Islam, p: 50/51

[38] گھر ہو تو ایسا ہو، ص،32

References

1. Rafa al-Ghat, p. 404
2. Jamia al-Farooz al-Ghat, p. 87
3. Ilmi Urdu Dictionary, p. 401
4. Surah al-Baqarah, 35
5. Surah al-Qiyamah, 39
6. Al-Dhariyat, 49
7. Surah al-Jinn,
8. Al-Munjad Arabic Urdu, p. 446
9. Al-Suyuti, Al-Jami al-Sagheer
10. New Encyclopedia of Britannica, P 673
11. Encyclopedia of Religion and Religions .
12. New Encyclopedia of Britannica, 673.
13. From Monogamy to polygamy, p 17
14. Hayat-ul-Nisa, p. 4
15. Hujjatullah al-Balaighah, p. 178
16. Parda, p. 92,93
17. Islam at a Glance, p. 63
18. Surah Ra'd, p. 38
19. Bukhari, Kitab al-Nikah, Bab al-Kathrat al-Nisa, 2/758
20. An-Nur, 32
21. Ahkam al-Quran, Urdu Translation, 6/173
22. Mishkat al-Masabih Kitab al-Nikah, 628
23. Bukhari Kitab al-Nikah, 2/131
24. Hujjatullah al-Balaighah, Khutbah Ma'at-Ta'aleh Bha. 132/131
25. Sharh al-Sunnah, 9/11
26. Tirmidhi, Abooab al-Nikah, 1/128
27. At-Tawbah, 28
28. Ibn Kathir, 3/286
29. Contemporary Family Issues and Islamic Teachings, p. 14
30. The Law of Divorce in Islam, p. 12,13
31. The Battle of Religion and Science, p, 262
32. Man, The unknown, p 68
33. Islam at the cross, p,30
34. The time Monday December .23/1974
35. Women and Islamic society, p 12
36. Contemporary family problems and Islamic teachings, p,12
37. The Family structure in Islam, p: 50/51
38. If there is a house, then so be it, p,32